

## 50774-ایک نصرانی سے مباحثہ کرنے والا دریافت کرتا ہے کہ کیا اللہ کی روح ہے؟

سوال

ایک عیسائی سے میری بحث چل رہی ہے، وہ عیسائی مجھے کہتا ہے کہ : اللہ تعالیٰ کی روح ہے.

لہذا میر اسوال یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کی روح ہے؟ (انسان اور فرشتوں اور باقی ساری مخلوق کی طرح کی روح) اور کیا روح کوئی پیدا شدہ مخلوق ہے کہ نہیں؟

پسندیدہ جواب

کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی صفت سے موصوف کرے جو ثابت نہیں، بلکہ ہر ایک کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو انہیں صفات سے متصف کرے جن صفات سے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے آپ کو متصف کیا ہے یا پھر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے متصف کیا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی بھی علم نہیں رکھتا، اور کوئی مخلوق اپنے خالق کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ علم نہیں رکھتی.

فرمان باری تعالیٰ ہے :

**{کہہ دیجئے کہ کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ}۔ البقرة (140)**

اور ایک مقام پر فرمایا :

**{اور جس بات کی تجویز خبر ہی نہ ہو اس کے پیچے مت پڑ کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ان سب میں سے ہر ایک سے پوچھ چک کی جانے والی ہے}۔ الاسراء (36).**

اور روح اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے پیدا کردہ ایک مخلوق ہے، اور بعض نصوص میں اس کی اضافت صرف ملکیت اور شرف کے اعتبار سے ہے، لہذا اللہ تبارک و تعالیٰ روح کا خالق اور مالک ہے جب چاہے اس کو روح قبض کر لیتا ہے اور جب چاہے اسے چھوڑ دیتا ہے.

لہذا روح کے بارہ میں قول ایسا ہی ہے جیسا کہ (بیت اللہ) اور (ناۃ اللہ) اور (عبد اللہ) یعنی اللہ کا گھر، اللہ کی اومنی، اللہ کے بندے، اور اللہ کا رسول ہے لہذا یہ سب اللہ تعالیٰ کی مخلوقات ہیں اور شرف و کرم کے اعتبار سے ان کی اضافت اللہ تعالیٰ کی جانب کی گئی ہے.

اور جن نصوص میں روح کی اضافت اللہ تعالیٰ کی جانب کی گئی ہے ان میں یہ فرمان باری تعالیٰ بھی شامل ہے :

**{پھر اسے برابر کیا اور اس میں اہمی روح پھوٹئی}۔ السجدة (9).**

یہ آدم علیہ السلام کے بارہ میں ہے.

اور آدم علیہ السلام کے بارہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح ارشاد فرمایا :

[لہذا جب میں اسے برایک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سمجھ رہیز ہو جانا۔] اکابر (29).

اور ایک مقام پر اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

[اور اس (مریم) نے ان لوگوں سے پرده کر لیا پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح (جبریل طیہ السلام) کو بھیجا تو وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا، وہ کئے گئی میں تجھ سے رحم کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے ذررنے والا ہے، اس نے جواب دیا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہو قاصد ہوں تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں۔] مریم (17-19).

تو اس آیت میں روح سے مراد اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول جبریل ہے جبے اللہ تعالیٰ نے مریم کی طرف قاصد بنا کر بھیجا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اضافت اپنی طرف یہ کہ کر فرمائی (روحنا) ہماری روح تو یہاں تحریر اور شرف کی اضافت ہے، جو کہ ایک مخلوق کی اپنے خالق اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی جانب ہے۔

اور حدیث شفاعت کو بست طولی ہے میں بھی ذکر ہے کہ :

"تو لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں لیکن تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں" صحیح بخاری حدیث نمبر (7510) صحیح مسلم حدیث نمبر (193).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"صرف اللہ تعالیٰ کی جانب اضافت سے ہی یہ لازم نہیں آتا کہ مضاف اللہ تعالیٰ کی صفت ہو، بلکہ بعض اوقات بینہ بعض مخلوقات یا اس کی کوئی صفت اللہ تعالیٰ کی جانب مضاف ہوتی ہے جو بالاتفاق اللہ تعالیٰ کی صفت نہیں ہوتی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(بیت اللہ) اللہ تعالیٰ کا گھر (ناقۃ اللہ) اللہ تعالیٰ کی او نتھی (عبداللہ) اللہ تعالیٰ کے بندے، بلکہ روح اللہ بھی مسلمان سلف صاحبین اور آئندہ کرام کے ہاں اسی طرح ہے۔

لیکن جب وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کی صفت ہو اور کسی دوسرے کی صفت نہ ہو اس کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے مثلاً : کلام اللہ، علم اللہ، یہ اللہ، (اللہ تعالیٰ کی کلام، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ) وغیرہ تو یہ اس کی صفت ہو گی۔ انتہی "دیکھیں : اب جواب الصحیح (4/414).

اور وہ قاعدہ جسے شیخ الاسلام نے کئی موارض میں ذکر کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ :

اللہ تعالیٰ کی طرف اضافت کی دو قسمیں ہیں :

1- ذاتی طور قائم بعینہ اشیاء، یہ اضافت شرف و تحریر کی اضافت ہے، جس طرح، بیت اللہ، ناقۃ اللہ، اور اسی طرح روح بھی، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت نہیں، بلکہ یہ ایک عین اور قائم بالذات چیز ہے۔

اور اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طویل حدیث جس میں انسان کی وفات اور اس کی روح نکلنے کا ذکر ہے فرمایا کہ :

"تو وہ روح اس طرح بھہ نکلتی ہے جس طرح مشیرے کے منہ سے قطرہ بنتا ہے، تو اس روح کو (ملک الموت) پکڑلاتا ہے اور جب وہ اسے پکڑتا ہے تو (فرشتہ) اسے اپنے ہاتھوں میں پلک جھپکنے تک بھی نہیں رکھتے بلکہ اسے اس حنوط اور کفن میں پیٹ لیتے ہیں، اور اس سے دنیا میں پائی جانے والی سب سے بہتر کستوری کی خوبصورتی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تو وہ اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں۔"

حدیث کی مختلف روایتیں دیکھیں : احکام الجنائز للابانی (198).

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پچھا کرتی ہے" صحیح مسلم حدیث نمبر (920)۔

یعنی جب روح نگفتی ہے تو نظر اس کا پچھا کرنی اور اسے دیکھتی ہے کہ وہ کہاں جاتی ہے، تو یہ سب کچھ اس کی دلیل ہے کہ روح ایک عین اور قائم بالذات چیز ہے۔

2- ایسی صفات جو قائم بالنفس نہیں ہوتیں، بلکہ ان کے لیے کوئی موصوف ہونا ضروری ہے جس کے ساتھ مل کے قائم ہوں، مثلاً: علم، ارادہ، قدرت، لہذا جب یہ کہا جائے کہ: علم اللہ، ارادۃ اللہ، (اللہ تعالیٰ کا علم، اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ) تو یہ صفت کی موصوفت کی جانب اضافت ہوگی۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

"مسئلہ نمبر (17) : وہ یہ ہے کہ آپا روح قدیم ہے پا محمدت پا مخلوق؟"

پھر کتے ہیں : اس مسئلہ میں بہت سے لوگ پھسل گئے اور بہت سے بنی آدم گمراہ ہوئے ، اور اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیر وی کرنے والوں کو حق مبین اور واضح صحیح را کی طرف پدایت نصیب فرمائی ، لہذا سب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس پر جمع اور متفقین میں کہ یہ محدث اور مخلوق ، بنائی گئی اور مرابوب اور مدبر کردہ ہے ، یہ چیز انہیاء کے دینوں میں اضطرار اسی طرح معلوم ہے جس طرح یہ معلوم ہے کہ یہ سارا عالم اور جہان حداث ہے اور بد نوں کا دوبارہ اٹھنا و قوع پذیر ہو گا ، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی خالق ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ سب اس کی مخلوق ہے " ۔

پھر ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حافظ محمد نصر المروزی رحمہ اللہ سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ :

مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا کہ آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد میں جورو حسین پائی جاتی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی خلائق ہیں، اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا اور اس کی تکوین فرمائی اور اسے لہجاؤ کیا اور پھر اپنی جانب اس کی اضافت فرمائی جس طرح باقی سب خلائق کو اپنی طرف مصافن کیا۔

فرمان ماری تعالیٰ ہے :

اور اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین میں جو کچھ بھی ہے ابھی طرف سے تمہارے مطیع اور مسخر کر دیا۔ الحاشیۃ(13)۔ انتخی دیکھس الروح(144)۔

اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگوں پر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان میں اشکال پیدا ہو:

فُرمانِ ماریٰ تعالیٰ سے :

۔ (میخ میسی بن مریم طیہ السلام تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں، جبے مریم طیہ السلام کی طرف ڈال دیا گیا تھا، اور اس کے پاس کی روح ہیں)۔ النساء (171).

جن پر اشکال پیدا ہوا تو انہوں نے بھی اسی طرح گمان کیا اور سمجھا جس طرح عیسائیوں نے سمجھا اور گمان کیا کہ یہاں پر (من) تبعیضیہ ہے یعنی بعض کے معنی میں ہے اور روح اللہ تعالیٰ کا ایک جزء ہے، حالانکہ حق بات تو یہ ہے کہ یہاں پر (من) ابتداء غایت کے لیے ہے، یعنی یہ روح اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے، اس کی ابتداء اور پیدائش اللہ کی جانب سے ہے اور وہ اس کا خالق اور اس میں تصرف کرنے والا ہے۔

حافظ ابن ثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

آیت اور حدیث میں لفظ (روح من) بھی اسی قول کی طرح ہے :

﴿(اَوْرَ اللَّهُ تَعَالَى نَّلَ آسَانَ وَزِمَّنَ مِنْ جُوْجَهْ بُجَيْ ہے اہنِي طرف سے تھارے مطیع اور سخز کر دیا)﴾۔

یعنی اس کی مخلوق میں سے اور اس کی جانب سے، اور (من) تبعیضیہ نہیں جس طرح کہ عیسائی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر لعنت بر سارے، بلکہ یہ من تو ابتداء غایت کے لیے ہے جیسا کہ دوسری آیت میں ہے۔

اور مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ (روح من) کے متعلق کہتے ہیں : یعنی اس کی جانب سے رسول ہیں، اور ان کے علاوہ دوسروں کا کہنا ہے کہ : اس کی جانب سے محبت ہے، لیکن پھلا معنی زیادہ اظہر ہے وہ یہ کہ وہ بھی پیدا کردہ اور مخلوق روح میں سے ایک مخلوق ہے، اور روح کی اللہ تعالیٰ کی طرف اضافت شرف و مرتبہ کی بنیاد پر ہے، جس طرح اونٹی اور گھر کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے :

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿یہ اللَّهُ تَعَالَى کی اوْنُٹی ہے﴾۔ الاعراف (73)۔

اور فرمان باری تعالیٰ ہے :

﴿(اَوْرَ میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لیے پاک صاف کر)﴾۔ الحج (26)۔

اور جس طرح صحی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”تو میں اپنے رب کے پاس اس کے گھر میں داخل ہوؤں گا“

یہاں اضافت تشریف ہے، اور اسی طرح سب ایک ہی قبیل سے ہیں۔

ویکھیں : تفسیر ابن کثیر (1/784)۔

اور علامہ آلوسی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

بیان کیا جاتا ہے کہ رشید کے پاس ایک بہت ماہر عیسائی طبیب تھا اس نے علی بن حسین واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک دن مناظرہ کیا اور کہنے لگا :

تمہاری کتاب بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا جزو اور حصہ ہیں اور اس نے مندرجہ ذیل آیت تلاوت کی :

﴿مُسَيْ بْنِ مَرِيمٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَوْصِفُ اللَّهُ تَعَالَى كَرَمَهُ (كَمْ سَهِيْلَةُ) إِذَا دَعَاهُ إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، فَأَنْتَ مَعَهُمْ طَرِيقُ الْمَلَائِكَةِ طَرِيقُ الْمَلَائِكَةِ، وَأَنْتَ مَعَهُمْ رُوحُ الْمَلَائِكَةِ رُوحُ الْمَلَائِكَةِ﴾ (النَّاسَ 171).

تو واقدی نے اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی :

﴿أَوَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَفَرَ نَفَرًا إِلَيْهِ أَسْمَانُ وَزَمِينٍ مِّنْ جُوْكَجَهْ بَحْرِيْهِ هِيَهُ بِهِ اهْنِي طَرِيقَ سَهِيْلَةَ تَهَارَ سَهِيْلَةَ مُطْبَقَ اورَ مُسَزَّكَرِيَّهِ﴾ (الجاثیة 13).

اور اسے کہا : پھر تو یہ لازم آتا ہے کہ سب اشیاء ہی اللہ تعالیٰ کا جزء ہیں ، اللہ تعالیٰ پاک اور بلند وبالا ہے ، لہذا عیسائیٰ مناظرہ سے باز آگئیا اور اسلام قبول کریا ، تورشید بہت زیادہ خوش ہوا ۔

اور ایک گلہ پر رحمہ اللہ تعالیٰ کستہ ہیں :

عیسائیوں کے پاس اس گمان کی کوئی دلیل اور حجت نہیں جو وہ کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کی روح کی اضافت اللہ تعالیٰ کی جانب ہے اور یہ بہت بڑا شرف اور مرتبہ ہے ، کیونکہ اس اضافت میں تو اور بھی بہت سی مخلوقات شریک ہیں ، لہذا انجلی لوقا میں ہے کہ :

”یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا : تمہارا آسمانی باپ روح القدس کو دیتا ہے جس سے وہ مانگتے ہیں ۔“

اور انجلی میں ہے :

یوحنا مددانیٰ جب اپنی ماں کے پیٹ میں تھا تو وہ روح القدس سے بھرا ہوا تھا ۔

اور تورات میں ہے کہ :

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا :

اپنی قوم میں سے ستر اشخاص چن لوٹا کہ میں اس روح سے جو تجھ پر انہیں بھی فیض یاب کروں ۔

اور تورات میں ہی یوسف علیہ السلام کے بارہ میں ہے کہ :

کیا تم نے اس نوجوان جیسا کوئی دیکھا ہے جس میں اللہ عز وجل نے روح ڈالی ہے ۔

اور اس میں یہ بھی ہے کہ :

بلاشہ اللہ تعالیٰ کی روح دانیال میں حلول کر گئی ۔....

اس کے علاوہ بھی ، انتھی دیکھیں : روح المعانی (6/25) ۔

اور انجلی لوقا میں ہے کہ :

یاصبات روح القدس سے بھر گئیں ۔ انجلی لوقا (1/41) ۔

اور یہ قول بھی ہے :

(اور یہ شام میں ایک متین اور صاحب سمعان نامی شخص تھا جو اسرائیل کے چھٹکارے کا منتظر تھا، اور اس پر روح القدس تھا، اور روح القدس کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک مسیح رب کونہ دیکھ لے، تو روح کی طرف سے وحی کی بنی پروہ ہیکل کی طرف آیا)۔

تو قول میں صریح یہ ہے کہ روح فرشتہ ہے اور وحی لاتا ہے، اور اسی میں یہ بھی صراحة ہے کہ عیسیٰ السلام (مسیح الرَّبُّ) وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں مسیح بنایا۔

واللہ اعلم۔